ان دنوں فیاض سخن کی فیض سی
دیوان لطف
مطبع شعلۂ طور کانپور مین رونق بخش طبع ہوا

ردیف — بسم اللہ الرحمن الرحیم — الف

ازل مین جوش پر آیا جو دریا حق کی رحمت کا
ہوا جب عالم آرا آفتاب اوج نبوت کا

ہوا جلوہ جو عالمگیر نور روی حضرت کا
شہنشاہی ہی عہدہ حقتعالی کی رسالت کا

محمد انجمن آرا ہی ایوان رسالت کا
بیان ہو کس زبان سی وصف اعجاز و کرامت کا

ضیاے چشم موسی نور ہی حضرت کی صورت کا
ہوا داران ظلمت کو سہارا ہی ہدایت کا

ملا صدیق کو رتبہ صداقت کا رفاقت کا
علی مرتضی سے کھلگیا ہر عقدہ حجت کا

سر احمد پہ رکھا تاج عالم کی شفاعت کا
ہر اک ذرہ ہوا بیتاب کسری کی عمارت کا

منور ہو گیا عالم نشان پایا نہ ظلمت کا
دو عالم مین چلن ہی سکہ مہر نبوت کا

چراغ طور اک جلوہ ہی اوسکی شمع خلوت کا
کہ آدم کو تفاخر ہی محمد کی شرافت کا

ارادہ نقش پا سی ہے ید بیضا کو بیعت کا
گنہگاران امت کو وسیلہ ہے شفاعت کا

عمر کو عدل کا عثمان کو علم اور سخاوت کا
امامت کا ولایت کا شہادت کا ریاضت کا

نہ مجکو فکر دنیا ہی نہ اندیشہ سے ہے محشر کا
وسیلہ ہے دو عالم کے لیے کافی پیمبر کا

ہوا ہی عشق دل کو خال رخسار پیمبر کا
ستارا اوج پر ہے اندنون اپنے مقدر کا

بھرا ہے نور سینہ مین یہ کس وسے منور کا
کہ داغ دل مین عالم ہو گیا خورشید محشر کا

ہوا ہون جب سے شیدا قدر رعناے پیمبر کا
لگا ہی شاخ طوبی مین قلم دل کے صنوبر کا

ہزارون نور کے شعلے نکلکر اوڑ گئے منہ سے
لیا ہے نام جب اوس آفتاب ذرہ پرور کا

وہ جلوہ ذرۂ راہ نبی کو حق نے بخشا ہی
کہ دھوکا اونپہ ہو جاتا ہے مہر و ماہ اختر کا

دُرِ دندان محبوب خدا کا وصف گر لکھون
تو اک اک نقطہ مین ہر شعر کے عالم ہو گوہر کا

گیا اللہ اکبر وان حبیب خالق اکبر
کہ جبرئیل امین کو خوف ہی جبجا پہ شہپر کا

ملون لے شوق دل کیا کیا نہ آنکھین اوسکے قدمون سے
کوئی زائر جو ملجاوے رسول پاک کے در کا

کہلے گی فصد میری خار صحراے مدینہ سے
خیال خام دلسے دور کر فصاد و نشتر کا

نبی کی زلف و عارض کا مجھے ہو ون ملے یا رب
نہین خواہان ہے دل میرا گلاب و عطر و عنبر کا

قیامت یاد قامت مین تیرے فریاد کرتا ہون
کہ ہمسایون کو ہو جاتا ہی دھوکا روز محشر کا

وہ ہون تشنہ دہن دیدار پاک مصطفے کا مین
لگاؤن منہ سے جنت مین نہ ساغر حوض کوثر کا

یہان تک سر کو رگڑون گی خدا ہو بجا اوس در تک
کہ ہو سر مین نشان پتھر کا اور پتھر مین ہو سر کا

مدینے تک نسیم صبح گر پہونچے تو یہ کہنا
بولالو **لطف** کو پاس اپنے صدقہ آل اطہر کا

ہون مین بلبل باغ وصف احمد مختار کا
سو زبان رکھتا ہے ہر پتہ مری گلزار کا

عشق ہے جسکو جناب سید ابرار کا
لطف حاصل ہوگا اوسکو **لطف** کے اشعار کا

وصف جب گلزار مین چشم مبارک کا کیا
خواب آنکھوں سے اوڑا یا نرگس بیمار کا

غزل دیگر

ہوا سے شوق سے اوڑ جا یا رب — مدینے کو تن لاغر ہمارا
ہمارے واسطے ہے آب کوثر — نبی ہے مالک کوثر ہمارا

خدا وہ دن دکھائے ابتوائے لطف
نبیؐ کا آستاں ہو سر ہمارا

غزل دیگر

وصف کیا لکھے کوئی اے سرور عالم ترا — ہر بشر مداح ہے آدم سے تا ایندم ترا
اللہ اللہ نام تیرا کیا عزیز خلق ہے — کلمہ پہ یوسف مصر کے پڑھتا ہے اک عالم ترا
خوب ہے جو خود اپنے را علی سے اعلیٰ حق ہے — دیدہ من ہے ادنیٰ سے ادنیٰ اور کم سے کم ترا
حال کیا ہوتا ترا انظارہ گر ہوتا حصول — ہے گر جب جیتے جی اوصاف سنگدم ترا
ہے یہ بجا گر بادشاہ دو جہاں تجھ کو کہیں — تابع فرمان نظر آتا ہے کل عالم ترا
یاد ابروی رسول پاک آتی ہے مجھے — سجدہ کرواتا ہے اے محراب کعبہ خم ترا
خوب سوجھا آخرت کی شادمانی کا سبب — عالم ہستی سے لیکر جائیں گے ہم غم ترا
گور میں پوچھواؤنگا تجھ پر فرشتو نیے درود — لب پہ میرے نام ہوگا یا نبی ہر دم ترا
آرزو ہے [illegible] کو جاؤں [illegible] — لب پہ ہو شکر خدا اور دل میں ہو غم ترا

لطف دیکھا خرمن عصیاں بہا کر لیگیا
تھا کوئی دریائے رحمت دیدۂ پرنم ترا

بیاں کیا ہو شرف اوس بادشاہ دو عالم کا — کہ وہ فخر بشر ہے فخر ملک ہے فخر آدم کا
پڑا نور قدم جس وقت اوس خورشید عالم کا — ستارہ بن گئے ہر ذرہ زمیں کا عرش پر چمکا
زمیں پہ جلوہ والا و شیدا ہوا اوس سرور عالم کا — کہ جسکے صدقہ سے رتبہ بڑھا اولاد آدم کا
تصور روضے میں تھا کعبہ ابروے پرخم کا — بنا تھا اشک کا ہر قطرہ قطرہ آب زمزم کا

شوق پابوس نبی خلد میں پہونچا یگا
اونکی نعلین مبارک پہ تصدق کرتا
چومتے چاٹتے آنکھوں سے لگاتے اوسکو

ایسے رستے کا یہی خضر ہی رہبر ہوتا
زر زمانے کا اگر مجھکو میسر ہوتا
گر میسر در محبوب کا پتھر ہوتا

لطف الطاف خدا ہوتا ہے جس شاعر پر
سچ کہا ہے وہی مداح پیمبر ہوتا

عشق جب سے جناب مصطفیٰ کا ہو گیا
گیسوئے احمد کا لے دل جسکو سودا ہو گیا
جیتے جی کچھ ہمسے گر جنت مدینا ہو گیا
وصف تیرے استا کہا یا جناب مصطفیٰ
کفر کی ظلمات سے کیسا خلق میں اندھیرا تھا
جب ہوئے پیدا نبی آئی زمین سے یہ صدا
وصف کچھ موزون جو ہم نے قد حضرت کا کیا
پڑھ لیا ہی سوتے وہم جب ارق حضرت پر درود
جب اشارے سے کیا انگشت سے شق القمر
آ گیا ذرہ جو اوس بارالہی کی زیر پا
اسقدر رویا تری فرقت میں آ ابر کرم
دو جہان کی نیکنامی زلیخا اوسکو حاصل
آپ نے ہجرت جو فرمائی مدینے کیطرف
نور حضرت تھا جو ماتھے میں خلیل اللہ کے

حق تو یہ ہے میں خدا کا خاص بندہ ہو گیا
عقل کل سے بھی وہ لے نادان دانا ہو گیا
باغ جنت دیکھنا جاگیر اپنا ہو گیا
حاملان عرش اعظم کا وظیفا ہو گیا
نور احمد سے یکایک کیا اوجالا ہو گیا
عرش اعلیٰ سے دو بالا میرا رتبہ ہو گیا
مصرع بر جستہ میرا رشک طوبیٰ ہو گیا
صاف دن بھر کے گناہوں کا ازالا ہو گیا
چاند اگر عارض روشن پہ ہالا ہو گیا
چاند سورج سے دو چندان نور اوسکا ہو گیا
روبرو سے چشم تر سے آب دریا ہو گیا
جو نہی کہ عشق سے دنیا میں رسوا ہو گیا
کیا سیہ پوش آپکے ہاتھ میں کعبہ ہو گیا
ایکدم میں آگ سے موجود لالا ہو گیا

کرون کس سے فریاد اے دادرس — تمھارے سوا یا شفیع الورا
کہان جاے ایشاہ در سے ترے — ترا یہ گدا یا شفیع الورا
تمھین بخشوا دو کے اللہ سے — مری ہر خطا یا شفیع الورا
سہارا ہے ہر دو سرا مین ترا — نہین دوسرا یا شفیع الورا
مجھے بھول جانا نہ بہر خدا — بروز جزا یا شفیع الورا
جہنم سے مجکو بچا لیجیو — براے خدا یا شفیع الورا
مدینہ دکھا اب تو بہر خدا — نبی الورا یا شفیع الورا
پیاسا ہون مین شربت دید کا — عطا کر عطا یا شفیع الورا
مدینہ مین سوئے یہ جا کر مرے — غلام آپ کا یا شفیع الورا
مری گور مین بھی مدد کیجیو — مرے مصطفیٰ یا شفیع الورا
مرا مدعا تجکو معلوم ہے — کرون عرض کیا یا شفیع الورا
یہ دل کی تمنا ہے مولا مرے — یہ ہے التجا یا شفیع الورا
یہی آرزو ہے یہی ہے ہوس — مدیح خدا یا شفیع الورا
رہا زیست مین جسطرح ذوق و شوق — تری نعت کا یا شفیع الورا
رہے بعد مردن یو ہی خلد مین — ہمیشہ سدا یا شفیع الورا
خدا انکو ہے مداح قرآن مین — ترا جا بجا یا شفیع الورا
بشر کیا فرشتون سے لکھی نجاے — تمھاری ثنا یا شفیع الورا

بلالے مدینے مین اب لطف کو
نہ در در پھرا یا شفیع الورا

کیون نہ سایہ کی دوئی سی ہو منزہ جسم پاک
ہے الف وحدت کا قد دلربا ے مصطفا

ہے خدا ہی تو جہان سے نہ پچگا نہ یہ دعا
بخش دیے تقصیر لطف اک اک برائے مصطفا

ایضاً

مر تے دم عشق نہفتہ مرا افشا ہوگا
دم سید م نام نبی منہ سے نکلتا ہوگا

جسنے دیکھا تری دیوار کا سایہ ہوگا
دھوپ سے بد ترا وسے سایہ طوبا ہوگا

گر مدینہ کے سوا مجکو کہین دفنایا
دیکھ لیجو نہ مرا گور مین لاشا ہوگا

احمد پاک کی باتون مین جو شیرینی ہے
بخدا قند بھی اتنا تو نہ میٹھا ہوگا

سر کے بل کعبہ سی جائینگے مدینے کیطرف
بجنت واڑون جو ہمارا کبھی سیدھا ہوگا

پیرہن پھاڑ کے جنت سی نکل جاؤنگا
یا وجسدم مجھے صحرائے مدینا ہوگا

حشر کو پیش خدا جب یہ پڑھونگا اشعار
لطف ہر سمت سی غل صل علی کا ہوگا

محبت اونکی کرو دل مین دوستان پیدا
تھے ہین ہونے سے جنکے سب انس و جان پیدا

نہوتے آپ جو ای فخر انس و جان پیدا
نہ ہوتا عرش نہ کرسی نہ لامکان پیدا

ہوئی پسند فصاحت مری جو روز الست
کیا نبی کا مجھے حق نے مدح خوان پیدا

خدا تلک جو رسائی ہے زاہد و منظور
کرو دلون مین غم سرور جہان پیدا

گر ایکبار وہ گلگشت باغ مین کر جائین
ہرا بھرا رہے گلشن نہ ہو خزان پیدا

ترے ہی دم کے لیے کائنات خلق ہوئی
جو تو نہوتا نہوتا یہ سب جہان پیدا

یہ دیکھو آتش عشق رسول کی تاثیر
کہ دل تو جلتا ہی ہوتا نہین دھوان پیدا

کرونگا شکوہ ہجر نبی نہ خالق سے
ہوا ہون خلق مین از بہر امتحان پیدا

دیکھئے کس طرح انسان تہ اسایا محبوب
نور اللہ کا تھا تیرا سراپا محبوب

تو جو مبعوث خلائق مین نہوتا محبوب
ہوتی مخلوق بھی لاریب پیدا محبوب

یک نظر دیکھے جو کوئی ترا جلوا محبوب
قدرت حق کا نظر آئے تماشا محبوب

رشک فردوس ہی بیشک ترا کوچا محبوب
قد موزون ہی ترا غیرت طوبا محبوب

گو ہی بے سایہ ترا قامت رعنا محبوب
سارے مخلوق پہ ہی ترا سایا محبوب

نہین رکھتا ہی قدم عرش پہ اپنا محبوب
اوسکے دیوانے ہین ہم ہی جو خدایا محبوب

تیری تصویر تصور سے جو دل مین آئی
اور ہی کچھ نظر آیا مجھے نقشا محبوب

انبیا جتنے ہین سب حق ہی مگر فرق یہ ہی
وہ پیمبر ہین فقط تو ہے خدا کا محبوب

چار سو حضرت عزت مین ہوآمین کی صدا
تو اوٹھاوے جو کہین ہاتھ دعا کا محبوب

مرقد پاک کی ہو مجکو زیارت حاصل
کاش بر آئے مرے دلکی تمنا محبوب

نیکنامی اوسے عقبی مین میسر ہوگی
ہے جو دنیا مین ترے عشق سے رسوا محبوب

کا ہے کو دشت ضلالت سے نکلنا ہوتا
سیدھا رستہ جو ہمین تو نہ بتاتا محبوب

تیرے رخسار قمر رشک کا ہی جبسے خیال
جون کتان چاک ہی ہر سینے کا پردا محبوب

حسن یوسف ہی خدا نے نہین بخشا تنہا
رکھتا ہے پنجہ موسیٰ لب عیسیٰ محبوب

لطف طوبی کے تلے بیٹھا ہوا روتا ہی
یاد کر کر تری دیوار کا سایا محبوب

ردیف تا

ہمکو حاصل ہے مدینہ مین فضائے جنت
شیخ و زاہد کو مبارک ہو ہوائے جنت

احمد پاک کے کوچے سے اگر دون تشبیہ
مثل گل جامے مین پھولی نہ سمائے جنت

آرزو ہی مجھے حضرت کی قدمبوسی کی
جان کھوتا ہون جو و نزات برائے جنت

گھر وہ نیسان کرم برسے احسان آجائے
بھر لے دامن میں عوض اشک کے گوہر محتاج

خانۂ خلد کے ہیں اپنے نبی سے سائل
کیا کریں جامہ و عمامہ و چادر محتاج

تجکو اللہ نے جب سرور کونین کیا
پھر دو عالم ہو ترا کیونکہ نہ یکسر محتاج

ہے یقین جوشش دریائے کرم سے تیرے
حشر کو امت تشنہ کی ہو کوثر محتاج

تشنۂ نرگس شہلا ہے بیمار کا ہوں میں
نہیں کوثر کا ہوں اے ساقی کوثر محتاج

نہ اوٹھیں گے نہ ملے گی انھیں جنت جبتک
بیٹھے ہیں آپکے دروازے پہ آکر محتاج

جامہ خاک رہ یثرب میں نہیں گرد آلود
جیب و دامن میں لیے جاتے ہیں سنجر و تاج

اوس شہنشاہ کے اے لطف رعیت میں ہیں ہم
جسکی دربانی سے ہیں لاکھ سکندر محتاج

ایضاً

محبوب خدا عرش پہ پہونچا شب معراج
کیا کھل گیا امت کا نصیبا شب معراج

محبوب نظر آیا جو تنہا شب معراج
پردے سے خدا خود نکل آیا شب معراج

حاصل یہ ہوا آپکو رتبا شب معراج
اللہ کو ان آنکھوں سے دیکھا شب معراج

روشن یہ ہے ضیا سے کف پا شب معراج
کیا رو نبی کا لکھوں جلوا شب معراج

انسان کی کیا جان فرشتے بھی نہ پہنچے
وان جاکے وہ اک دم میں پھر آیا شب معراج

کہتے ہیں شفاعت لیے اللہ سے ہر بار
تھا بخشش امت کا تقاضا شب معراج

اے لطف جو محبوب نے چاہا وہی پایا
باقی نہ رہی کوئی تمنا شب معراج

پردہ بھی نہ تھا بیچ میں حائل شب معراج
تھا قرب محمد کو یہ حاصل شب معراج

[illegible] شب معراج
لب بخشش امت کے تھے مائل شب معراج

ردیف جا

گل ہوا فزون سنکے رنگِ احمدِ مختار سرخ
روکے خون کہتے ہین آنکھین طالبِ دیدار سرخ

خون دل تا صبح روتے ہین نبی کی یاد مین
بے سبب ہمدم نہین ہین دیدۂ بیدار سرخ

عید کے دن ہے خوشی افزون ہے جا ئینگی وہان
جامۂ احرام رنگوائین گے ہم زوار سرخ

دونون آنکھون مین لگاؤن جانکر کحل البصر
ہاتہ آئے خاک پائے پنجتن گر چار سرخ

یاد مین رخسارۂ رنگین کے پڑھتا ہون درود
باغ مین گل کے نظر آتے ہین جب رخسار سرخ

لطف گر موزون ہوا وصف لبِ لعلین پاک
خونِ دل سے لکھین گے دیوان مین ہم اشعار سرخ

ردیف دال

اچھا نہو یارب کبھی بیمارِ محمد
کم ہو نہ کبھی خواہشِ دیدارِ محمد

مومن ہوا جسنے کیا اقرارِ محمد
کافر ہوا جسنے کیا انکارِ محمد

رویا کرین گلزار مین شبنم کی روش پھول
اکبار جو دیکھین گلِ رخسارِ محمد

انگار و پہ کیون لوٹون نہین کیکے بصورت
جب دیکھون نہ وہ چاند سے رخسارِ محمد

عالم ہے مین یکدست سرو کار رکھون
ہاتہ آگئے اگر خدمتِ سرکارِ محمد

کیون آنکھین مین بند کرون دیدہ جہان سے
ہے مدِ نظر اندنون دیدارِ محمد

مخلوق مین خالق کا بھی اظہار نہوتا
ہوتا نہ اگر خلق مین اظہارِ محمد

ق

یوسف سے فزون حسن مین کیونکر نہ کہین ہم
اوس زور پہ ہے گرمیِ بازارِ محمد

بندون مین وہان اونکے زلیخا ہوئی خواہان
اور یان پہ خدائی ہے خریدارِ محمد

جو طالبِ جنت ہو وہ طوبیٰ کی تلے جائے
جنت ہے ہمین سایۂ دیوارِ محمد

اے لطف وہ محبوبِ خداوند جہان ہے
جو کچھ کہو وہ سب سے ہے سردارِ محمد

اک جوہر آئینہ سویدا نظر آیا | رحب دل مین ہوا جلوہ نمارو ے محمدؐ
دکھلاؤ محمدؐ مجھے محشر مین خدا کو | یارب مجھے دکھادی یہان روے محمدؐ
اس مصرع سے اب بڑھکے نہ مصرع کوئی ہوگا | طوبیٰ سے ہی بالا قد دلجوے محمدؐ
اک حملے مین کیونکر در خیبر نگر آتا | تھا دست خدا قوت بازوے محمدؐ

زیبا ہے اوسے دعوی شاگردی سعدیؒ
جو عبد ہے اے لطف ثناگوی محمدؐ

ہے سر مین ازل سے سر سودائے محمدؐ | ہے دل مین خیال رخ زیبای محمدؐ
حیوان ہی جو انسان نہین عبد محمدؐ | بیعقل ہی جسکو نہین سودائے محمدؐ
بیعت کا کری حضرت موسیٰ کی اشارہ | دیکھے ید بیضا جو کف پاے محمدؐ
سایہ جو نہین جسم مطہر کا یہی وجہ | اک نور مجسم ہے سراپاے محمدؐ
اسیب قیامت سے بلا میری ڈریگی | مین دل سے ہوں محو قد رعنای محمدؐ
قوسین کا تھا فاصلہ تو شب معراج | ادنی سا یہ ہے رتبۂ اعلاے محمدؐ
جاتے ہی ادھر عالم بالا میری آہ | جس دن سے ہی عشق قد بالاے محمدؐ
طوبیٰ کی بلندی پہ جو یہ فخری رضوان | دیکھا نہین کیا قامت رعنای محمدؐ
رو رو کے یہی کہتا ہون اللہ سے دن بھر | رؤیا ہی مین دیکھو رخ زیباے محمدؐ
اب بندہ کے سر مین یہی سودا ہے شب و روز | ہو سر پہ مرا اور کف پاے محمدؐ
ہو نزع کے صدمہ سے نہین تاب سخن ہی | یہ لطف مگر پڑھتے ہین مرضاے محمدؐ
ہو شمع لحد شمع تولا سے محمدؐ | ہو نقش لحد نقش کف پاے محمدؐ

ردیف دال

عیب پوشی گر کری ستار میری روز حشر
یہ بدن چھوٹے خوشی سی ہو کے پھٹکر پاش پاش

جبہ سائی آپکے در کی نہ حاصل ہو گی گر
سر ہی کر دونگا مین بہشتہ مقدر پاش پاش

آتش عشق نبی وہ ہی اگر ہووی نصیب
موم ہو فولاد اور ہو جاے پتھر پاش پاش

زائرو نکی پاؤن مین پیچھا ہی جب کانٹا لگا
ہو گئے ہین دل جگر دونون برابر پاش پاش

صدمہ ہجر نبی مین گر کبھی نالہ کرون
سینہ افلاک ہو ن سمجھا سی پھٹکر پاش پاش

حشر کو مین آئینگے یون ساقی کوثر کو مست
شیشہ دل ٹکری ٹکری ساغر سر پاش پاش

لیچلا ہی استانی پر نبی کے شوق دل
دیکھین سنگ ٹکڑی ٹکڑی ہون کہ پتھر پاش پاش

لطف یاد آئین جو چشم ساقی کوثر وہان
لیکے دست نور سے کر دونگا ساغر پاش پاش

ردیف صاد

دلا بندون مین ہین جو انبیا خاص
تو ہین ہین انبیا مین مصطفا خاص

تمھین ہو رونق ہر دو سرا خاص
تمھین ہو زینت ارض و سما خاص

خدا کے نور سے پیدا ہوا ہے
تمھارا نور ہے نور خدا خاص

خدا کو کسنے دیکھا ہے سُنا ہے
تمھین حاصل ہی یان یہ مرتبا خاص

شفاعت عاصیون کی تم کرو گے
تمھین ہو شافع روز جزا خاص

تو ہی مطلوب محتاج و غنی ہے
ترا طالب ہے ہر شاہ و گدا خاص

بتون نے بار ہا سجدے کیے ہین
تجھے نام خدا نور خدا خاص

خدا کا راستا تو نے بتایا
تو ہی ہادی ہے رہبر رہنما خاص

حدیثون سے ہے ان باتونکا اثبات
تو ہی ہے باعث خلق خدا خاص

ہوئی مخلوق سب تیری سبب خلق
تری خاطر بنا ارض و سما خاص

گر دل شہید عشق رسالت مآب ہو — آسکے سوال کو جو ملک لاجواب ہو
محبوب ہو خدا کے رسالت مآب ہو — خالق کی بارگاہ مین تمھین باریاب ہو
بے شبہہ تم ہی شافع یوم الحساب ہو — لاریب سب پیمبرون مین لاجواب ہو
اے دل جسے خطاب رسالت مآب ہو — نازل پھر اوس پہ کیون نہ خدا کی کتاب ہو
اے لطف فن شعر مین تم لاجواب ہو — مضمون لکھو وہ نعت مین جو انتخاب ہو
کیونکر نہ شوق نعت رسالت مآب ہو — سب شاعرون مین لطف تمھین انتخاب ہو
محبوب کبریا جو کبھی بے نقاب ہو — شرمندہ آفتاب خجل ماہتاب ہو
سرمہ کیا نہ آنکھہ کا یثرب کی خاک کو — برباد یا خدا دل خانہ خراب ہو
ہم سرمہ استان نبی سے اوٹھائینگے — سو گردشین ہون چرخ کی لاکھ انقلاب ہو
ہے زہر غیر شربت دیدار مصطفےٰ — آبحیات ہووے کہ کوثر کا آب ہو
سیر بہشت کی جو ہوس ہو تو عاشقو — تم جیتے جی مدینے مین داخل شتاب ہو
جسپر ترا کرم ہو خدا مہربان ہو — جسپر ترا غضب ہو خدا کا عتاب ہو
اک دم گر آپ چشم عنایت سے دیکھ لین — کشت امید کو مری بجلی سحاب ہو
لائے نہ تاب دید کی موسیٰ کیطرح سے — غش کھاے شمع طور جو تو بیحجاب ہو
اکسیر خاک کوی نبی سے جو ہاتھ آے — سیماب کیطرح نہ مجھے اضطراب ہو
حضرت اگر اشارہ ابرو سے رد کرین — شیطان کے نصیب نہ تیر شہاب ہو
پانی پڑے جو جسم مطہر پہ آپ کے — کیوڑا ہو بید مشک ہو عطر گلاب ہو
پی لے شراب عشق نبی میری طرح سے — پرہیزگار بن کے نہ زاہد خراب ہو
عاشق ہوا ہے بندہ بھی تیری جبیب پر — چاہے عذاب ہو کہ الٰہی ثواب ہو

دکھایا جائیگا جب میرا نامۂ اعمال
خدا وہ لطف دکھائے عجب اوٹھائیگا لطف

یقین ہے اتنے پڑھے جائینگے درود اوسدن
ادھر نعت پڑھی جائیگی اودھر سے درود

پھر اوسکے بعد وہ پیش خدا کرونگا پیش
پھر اوسکے بعد کرونگا یہ عرض خالق سے

ترے حبیب محمد کا مدح خوان ہون مین
کرم سے اپنے مجھے بخشدے مرے مولے

اور اوس مین ہوگی لکھی نعت سید ابرار
پڑھونگا لطف مین نعت نبی پکار پکار

شمار کرسکے جسے خدا کوئی زنہار
رہیگی دیر تلک روز حشر یہ تکرار

جو غم اوٹھایا ہی ہجر نبی مین لیل و نہار
بحق احمد مختار و حیدر کرار

ہزار ہون مین بد اطوار لاکھ بدکردار
بہت ہون عاجز و محتاج و بیکس و ناچار

مجھے امید قوی ہے یقین واثق ہے
عجب نہین اگر اے لطف بخشدے غفار

تمت

فیاض سخن آبرو بخش معانی نو و کہن حضرت خدائے متعال ایزد ذو الجلال کی ستایش و ثنا مطلع کلام اور ردیف حمد نعت جناب رسالت مآب حضرت خاتم انبیا سرور اصفیا احمد مجتبی محمد مصطفے علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام ہے کہ اندنون لطف علیخان لطف بریلوی کا دیوان لطیف حضرت سرور کائنات اشرف مخلوقات کی نعت مین مطبوع ہوا ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۶ ہجری مین کارگزاران مطبع کی اہتمام سے کانپور مطبع شعلۂ طور مین اختتام کو پہونچا عاشقان مدائح نبوی کی حظ خاطر کے لیے مہتمم شعلۂ طور نے جناب فضیلت مآب جامع علوم عقلیہ و نقلیہ جائز کمالات علمیہ و عملیہ مظہر فیوض صوری و معنوی جناب مولانا مولوی [illegible] کا [illegible] مشہور حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری [illegible] کیا کہ ناظرین کو غور کر معجزات اور چستی ترکیب [illegible] لطف [illegible]